انٹیروگیشن رپورٹ

شیرزمان عرف شیری ولد اکبر جان سکنہ گرڑھے سیگا تحصیل لدھا، جنوبی وزیرستان۔

حال:۔طارق آباد نزد مدنی مسجد DIK۔

تعلیم: میٹرک۔ پیدائش 1969ء۔سیاسی وابستگی عالم جان محسود۔تنظیمی وابستگی محسود طالبان۔

ابتدائی حالات

میں موضع سیگا، لدھے، جنوبی وزیرستان کا آبائی رہائشی ہوں۔میرا والد واپڈا پشاور میں چارج مین تھا۔میں 1969ء میں واپڈا کالونی پشاور میں پیدا ہوا۔ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد میرے والدین نے ڈیرہ اسمٰعیل خان رہائش رکھ لی۔

میں 1992ء میں گورنمنٹ ہائی سکول لدھا سے میٹرک کرنے کے بعد ٹیلی فون ایکسچینج لدھے میں کنٹریکٹ پر بطور آپریٹر ملازم ہوگیا۔1997ء میں محکمۂ ٹیلیفون نے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے تمام ملازمین کو فارغ کردیا۔جس کی وجہ سے میری نوکری بھی ختم ہوگئی۔اور میں نے گاؤں میں کریانہ کی دکان بنالی۔محمد ولی سکنہ تنگئی بدرزئی کو ملازم رکھا جس نے کافی نقصان کیا۔3/4 سال بعد دکان ختم کردی۔اسی دوران میری شادی بھی ہوگئی۔میری ایک بیٹی اور تین بیٹے ہیں۔گزربسر مشکل ہوگئی۔

2006ء میں محمد عالم محسود PA اورکزئی کی سفارش پر ٹانک میں پولیٹیکل ایجنٹ وزیرستان ایجنسی کے دفتر میں -/2000 روپے ماہوار پر ملازم ہوگیا۔مکمل جان آفس سپرنٹنڈنٹ کے ساتھ کام کرتا تھا۔لیکن سخت تنگدستی تھی۔

جنوبی وزیرستان میں محسود طالبان کا مکمل کنٹرول اور سرگرمیاں

میرے آبائی علاقہ جنوبی وزیرستان میں 2007ء کیا آغاز میں محسود طالبان نے مکمل کنٹرول حاصل کرلیا تھا۔جن کا امیر شمیم طالبان تھا۔انہوں نے مولوی شیر باز کے مدرسہ لدھا کو زبردستی خالی کرا کر طالبان کا مرکز بنا لیا۔آبادی کے تمام گھروں کا اسلحہ انہوں نے زبردستی حاصل کرکے اپنے مرکز میں جمع کرلیا تھا۔زبردستی چندہ لیتے تھے۔اور اپنے مہمان طالبان کو زبردستی لوگوں کے گھروں میں ٹھہراتے تھے۔اور ان سے مہمانوں کی خدمت اور طعام وقیام کا انتظام کراتے تھے۔

جو لوگ انکے خلاف بات کرتے تھے انہیں سخت سزا دیتے تھے۔میرے چچا کا بیٹا امین اللہ پولیٹیکل

ایجنٹ کے دفتر میں کام کرتا تھا۔شمیم اور اسکے ساتھیوں اقبال وغیرہ نے اسے اغوا کیا اور سخت اذیت دیتے رہے۔اس پر الزام لگاتے تھے کہ حکومت کی مدد کرتا ہے۔کافی منت سماجت سے ایک مہینہ کے بعد اسے چھوڑا گیا۔جوان کے خوف سے بیوی بچوں سمیت گھر چھوڑ کر کراچی چلا گیا۔

شمیم مجھے بھی کہتا تھا کہ نوکری کے چکر سے نکلو اور ہمارے ساتھ کام کرو۔میرا بھتیجا اکرام اللہ بھی ان کے ساتھ مل گیا تھا۔اور اس نے اپنا نام فدائی کرنے کے لیے پیش کیا تھا۔جسے میں نے بمشکل سمجھا کر اس کام سے روکا تھا۔کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ فدائی کرے۔اسے ابھی ڈیرہ اسمٰعیل خان کالج میں داخلہ بھی لیکر دیا ہے۔میرے منع کرنے کے باوجود اسکے شمیم وغیرہ سے رابطے ہیں۔میں اسے کھل کر اس لیے نہیں کہہ سکتا کہ اگر طالبان کو علم ہو جائے کہ ہماری مخالفت کرتا ہے تو وہ مجھے نقصان پہنچانے سے گریز نہیں کرتے۔جس کی وجہ سے میں بھی انکی ظاہری مخالفت نہ کرتا تھا۔انہیں کبھی کبھار چندہ بھی دیتا تھا اور انکے مہمانوں کی خدمت بھی کرتا تھا۔

کنٹینر لوٹنے کے الزام میں گرفتاری

فروری 2007ء میں بہاول خان SHO تھانہ چھاؤنی نے کنٹینر لوٹنے کے الزام میں مجھے گرفتار کرلیا۔اس کے علاوہ میرے بھائی امان اللہ اور بھتیجے اکرام اللہ کو بھی گھر سے برآمد ہونے والے اسلحہ کو ناجائز قرار دیتے ہوئے پکڑلیا۔جنہیں بعد میں اسلحہ کے لائسنس پیش کرنے پر چھوڑ دیا۔مجھ پر کنٹینر لوٹنے کا الزام ثابت نہ ہوا مگر ناجائز پستول کے جرم میں چالان کر دیا۔23/24 دن بعد عدالت سے میری ضمانت ہوگئی۔اس معاملہ کی وجہ سے میرے نوکری ختم ہوگئی۔میں ڈیرہ اسمٰعیل خان اور کبھی اپنے آبائی گاؤں سیگا جنوبی وزیرستان رہتا تھا۔جو کنٹینر لوٹنے کا الزام مجھ پر لگا تھا۔وہ دراصل ایک پٹرول پمپ کے مالک کے بیٹے ڈاکٹر سکنہ ٹانک اور زرولی نامی اشخاص نے لوٹا تھا۔مگر انہیں اثر ورسوخ کی وجہ سے نہ پوچھا گیا۔

حیات آباد پشاور کا سفر اور امیر نواز محسود وغیرہ سے ملاقات

آج سے تقریباً 4/5 ماہ قبل میں ڈیرہ اسمعیل خان سے پشاور گیا۔حیات آباد کارخانہ مارکیٹ میں گھر کے لیے خریداری کرتے ہوئے امیر نواز محسود سکنہ پٹولہ شیر کئی لدھا، عابدین محسود سکنہ سارو روغہ، سراج محسود سکنہ نامعلوم جنوبی وزیرستان اور نیک دراز داوڑ سکنہ میر علی مجھے ملے پھر ادھر ہی کارخانہ مارکیٹ میں عزیز اللہ محسود سکنہ عمر زغزئی تحصیل سارو روغہ جنوبی وزیرستان بھی مل گیا۔جو مولانا فضل الرحمان کے ساتھ پھرتا رہتا ہے۔سلام دعا کے بعد متذکرہ بالا

اشخاص مجھے جمرود پھاٹک کے پار قبائلی علاقہ میں گل حسن آفریدی کے ڈیرہ پر لے گئے۔عزیز اللہ محسود جو کارخانہ مارکیٹ میں ملا تھا وہاں سے واپس گیسٹ ہاؤس چلا گیا۔جس نے جاتے ہوئے کہا کہ ان لوگوں سے فارغ ہونے کے بعد گیسٹ ہاؤس آجانا۔

بے نظیر کو مارنے کا تذکرہ

جب ہم گل حسن کے ڈیرہ پر پہنچے تو امیر نواز محسود وغیرہ نے دبے الفاظ میں مجھے بتایا کہ ہم خالہ جی (بے نظیر) کو مارنے کا بندوبست کررہے ہیں۔وہاں پر میں نے انہیں بیت اللہ محسود سے باتیں کرتے ہوئے سنا ۔جس پر گل حسن آفریدی نے انہیں اشارتاً کہا کہ یہاں اور لوگ بھی آرہے ہیں۔اس طرح کی بات اندر والے کمرے میں کریں۔

گیسٹ ہاؤس حیات آباد میں قیام

گل حسن آفریدی کے ڈیرہ پر 4/5 کرولا گاڑیاں بھی کھڑی تھیں اور لوگ بھی تھے۔سب نے وہاں کھانا کھایا اور مجھ سے پوچھا کہ تم نے کہاں جانا ہے۔جس پر میں نے کہا عزیز اللہ کے پاس گیسٹ ہاؤس جانا ہے۔وہ بھی میرے ساتھ گیسٹ ہاؤس کے لیے روانہ ہوگئے۔جب ہم گیسٹ ہاؤس پہنچے تو عزیز اللہ کے ساتھ امان اللہ محسود سکنہ کڑمہ جنوبی وزیرستان بھی موجود تھا۔جو پشاور کسی بینک میں ملازم ہے۔وہاں پر سب نے کھانا کھایا اور ادھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے۔امیر نواز وغیرہ نے امان اللہ محسود سے کہا کہ انہیں بھی گیسٹ ہاؤس میں کمرے لے کردے۔امان اللہ محسود نے اُن کی حرکتوں اور باتوں کو مشکوک جانتے ہوئے کہا کہ میں اپنی ذمہ داری پر کمرے تو لے دوں گا کہیں یہ نہ ہو کہ آپ کی وجہ سے مجھے بعد میں کسی بدنامی یا تکلیف کا سامنا کرنا پڑے،میری سفید قمیض کو داغ نہ لگانا۔اُن کی یقین دہانی پر گیسٹ ہاؤس میں دو کمرے لے کر دیئے۔میں اور عزیز اللہ محسود ایک کمرے میں اور باقی لوگ دو کمروں میں رہے۔

تقریباً 10/11 بجے رات امیر نواز وغیرہ کو کہیں سے موبائل پر فون آیا اور وہ تمام لوگ دو گاڑیوں میں جو پہلے سے اُن کے پاس تھیں بیٹھ کر کہیں چلے گئے۔اور ساری رات واپس نہ آئے۔اگلے دن صبح تقریباً 8/30 بجے وہ لوگ واپس گیسٹ ہاؤس آئے اور ہمارے ساتھ ناشتہ کیا۔ناشتہ کرنے کے بعد وہ مجھے اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھا کر دوبارہ گل حسن آفریدی کے ڈیرہ پر لے گئے۔

فدائی جیکٹوں اور بارود کی حوالگی

گل حسن آفریدی کے ڈیرہ پر ان ہی لوگوں کے مزید کچھ ساتھی جن میں طالبان بھی شامل تھے مومی لفافوں میں بند کچھ پیکٹ لیکر آئے۔ میرے معلوم کرنے پر انہوں نے بتایا کہ فدائی حملوں کے لیے تیار شدہ جیکٹیں اور بارود ہیں۔ یہ سامان انہوں نے گل حسن آفریدی کے حوالے کیا جس نے وہ سامان گاڑی کے مختلف حصّوں کو کاٹ کر ان میں چھپا کر ملک کے دیگر اضلاع میں پہنچانا تھا۔

بے نظیر کو مارنے کے لیے لاڑکانہ میں انتظام کی ذمہ داری

وہاں پر انہوں نے مجھے یہ کہا کہ ہم نے بے نظیر کو مارنے کے لیے ملک بھر کے تمام شہروں میں بندوبست کیا ہوا ہے۔ ہمارے بندے اور سامان پہنچ چکا ہے۔ ماسوائے لاڑکانہ شہر کے۔ اور مجھے کہا کہ لاڑکانہ میں تم جگہ تلاش کرو۔ جس پر میں نے لاڑکانہ شہر میں اُن کے لیے جگہ تلاش کرنیکی حامی بھر لی تو انہوں نے مجھے -/7000 روپے خرچ کے لیے دیئے۔ اور اُن سب سے اجازت لیکر میں ڈیرہ اسمٰعیل خان روانہ ہو گیا۔ اُن لوگوں کے پاس کلاشنکوف/پسٹل وغیرہ بھی تھے اور وہ پشاور میں کسی واردات کے لیے پلاننگ کر رہے تھے۔

مولوی فیض محمد سے لدھا میں ملاقات

میرے ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچے کے 10/12 دن بعد مجھے مولوی فیض محمد محسود سکنہ سہراب گوٹھ کراچی جو کراچی میں بیت اللہ محسود کا نمائندہ ہے، نے مجھے لدھا بلوایا۔ لدھا پہنچنے پر اُس نے مجھ سے پوچھا کہ تمہیں پشاور میں -/7000 روپے دیئے گئے تھے۔ تم نے لاڑکانہ میں ہمارے بندوں کے لیے ٹھکانے کا بندوبست کرنا تھا۔ مگر تم ابھی تک ڈیرہ اسمٰعیل خان سے باہر نہیں گئے۔ جس پر میں نے جواباً بہانہ بنایا کہ میں ایک بندے کے انتظار میں ہوں اُس سے ابھی تک رابطہ نہ ہوا ہے۔ جیسے ہی رابطہ ہو گا میں روانہ ہو جاؤں گا۔

امیر نواز وغیرہ کی گمشدگی/تلاش

لدھا سے واپس ڈیرہ اسماعیل خان آنے کے تقریباً ایک ہفتہ بعد مولوی فیض محمد نے کراچی سے موبائل فون پر بتایا کہ عابدین، امیر نواز اور سراج نے کراچی پہنچنا تھا جو ابھی تک نہ پہنچے ہیں۔ اور اُن کا کوئی پتہ بھی نہیں چل رہا۔ جس نے مجھے کہا کہ تم نے کسی کو اُن کے بارے میں مخبری تو نہیں کردی۔ جس پر میں نے اُسے یہ کہا کہ آپ نیک دراز داوڑ سے پتہ کریں وہ اُن کے ساتھ تھا۔

اسکے بعد مجھے نیک دراز داوڑ نے کہا کہ اُس نے ان کو گاڑیوں کا بندوبست کر کے دیا تھا۔ جنہوں نے

براستہ فیصل آباد کراچی جانا تھا جو تا حال نہ پہنچے ہیں۔ تاہم اپنے ذرائع سے خفیہ ادارے والوں سے چیک کرواتا ہوں کہ کہیں پکڑے نہ گئے ہوں۔

تقریباً 2/3 ہفتے بعد نیک دراز نے دوبارہ مجھے موبائل پر بتایا کہ اُس نے بڑا خرچہ وغیرہ کرنے کے بعد پتہ چلایا ہے کہ اُن میں سے کچھ لوگ فیصل آباد اور کچھ کراچی سے خفیہ ادارے والوں نے گرفتار کر لیے ہیں۔ مزید کہا کہ ان لوگوں کا پتہ کرانے کیلیے کافی خرچہ ہو رہا ہے۔ اور وہ مولوی فیض محمد سے پیسے لینے کے لیے جا رہا ہے۔

<u>سیف اللہ (اعتزاز شاہ) سے ملاقات</u>

ہمراہی مشتبہ گرفتار کو میں سیف اللہ کے نام سے جانتا ہوں اس کا اصل نام اعتزاز شاہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پکڑے جانے کے بعد معلوم ہوا ہے۔ سیف اللہ پہلی دفعہ میرے بھتیجے اکرام اللہ کیساتھ تقریباً 3 ماہ پہلے میرے گھر آیا تھا۔ جس کے بارے میں پتا چلا تھا کہ یہ حافظ قرآن ہے۔ کراچی سے آیا ہے اور اس نے فدائی کرنا ہے۔ دوسرے روز میں ڈیرہ اسمٰعیل خان چلا گیا تھا۔ اعتزاز شاہ، اُکرام اللہ کے ساتھ 5/6 روز میرے گھر رہا تھا۔

<u>سیف اللہ کے بارے میں زین الدین کا پیغام</u>

میں اگلے روز لدھا سے واپس ڈیرہ اسمٰعیل خان چلا گیا۔ بعد میں مجھے زین الدین محسود جو کہ بیت اللہ محسود کا لدھا مرکز میں نائب امیر ہے نے مجھے فون کر کے بتایا کہ تم نے سیف اللہ کو فدائی حملے کے لیے کراچی لیکر جانا ہے۔ دن اور ٹائم وہ بعد میں بتائے گا۔ جس کے بعد سیف اللہ مجھ سے وقتاً فوقتاً فون پر پوچھتا رہا کہ میں نے آپ کے ساتھ کب جانا ہے۔ میں نے اُسے کہا کہ انتظار کرو۔

<u>زین الدین کا بے نظیر کو مارنے کے پروگرام کا تذکرہ</u>

مجھے زین الدین نے بتایا تھا کہ بیت اللہ محسود نے لدھا کے امیر شمیم کو پچاس ہزار روپے بے نظیر کو مارنے کے بندوبست کے لیے دیئے ہیں۔ عیدالاضحیٰ کے تیسرے چوتھے دن سیف اللہ میرے گھر آیا اور مجھ سے پوچھا کہ کافی دن سے انتظار کر رہا ہوں کہ مجھے فدائی حملہ کے لیے کب لے کر جائیں گے۔ میں نے اسے بتایا کہ بیت اللہ محسود نے بے نظیر پر فدائی حملہ کے لیے ایک شخص کو پچاس ہزار روپے دیئے ہیں سامان ابھی پہنچا ہے۔ آپ دو تین دن بعد مجھ سے رابطہ کرنا۔

<u>بے نظیر پر حملہ اور ہلاکت کی خبر</u>

اسکے بعد میں لدھا سے واپس ڈیرہ اسمٰعیل خان چلا گیا۔ کچھ دن گزرنے کے بعد مجھے ٹی وی کی خبروں

سے پتہ چلا کہ بے نظیر کو راولپنڈی میں خود کش دھماکہ سے ہلاک کر دیا ہے۔

زین الدین کا میرے گھر اسلحہ چھوڑنا

زین الدین 3/4 ماہ قبل اپنے چچا زاد بھائی کی گاڑی خود چلا کر میرے پاس آیا تھا اُس کے ساتھ عبدالرحمٰن سکنہ DIK تھا۔ زین الدین نے مجھے چار گرینیڈ، بارود کی ایک سل وزنی تقریباً آدھا کلو اور ایک ڈیٹونیٹر وغیرہ دیئے تھے۔ جو میں نے اپنے زیر تعمیر مکان میں چھپا کر رکھ دیئے تھے۔ جو گرفتاری کے بعد برآمد کرا دیئے ہیں۔

فیض محمد کا دوبارہ رابطہ / کراچی روانگی

اس سے کچھ دن بعد مجھے مولوی فیض محمد نے کراچی سے فون کر کے کہا کہ جس کام کیلیے آپ کو سات ہزار روپے دیئے تھے وہ ہو گیا ہے۔ اب ہم نے کراچی میں کافی بڑا کام کرنا ہے۔ بہت ساری رقم لوٹنی ہے چونکہ آپ ماضی میں چوریاں وغیرہ کرتے رہے ہو لہذا ہمارے اس کام میں شرکت کرو۔ جس پر میں نے اس سے پوچھا کہ کیا مجھے اس میں سے حصہ دو گے۔ تو اس نے کہا کہ یہ رقم ''بیت المال'' میں جمع ہو گی اس لیے اس سے آپ کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ آپ کو یہ کام ثواب کے لیے کرنا ہو گا۔ میں نے پوچھا کہ کراچی کہاں آنا ہے۔ تو مولوی فیض محمد نے مجھے سہراب گوٹھ کے علاقہ میں ملک آغا ہوٹل پر پہنچنے کا کہا۔ اور کہا کہ ہوٹل پہنچنے پر مجھے لینے کے لیے لوگ آ جائیں گے۔ میں اسی روز کراچی کے لیے روانہ ہو گیا۔

اگلے دن صبح سہراب گوٹھ کراچی پہنچنے پر میری ملاقات سہراب گوٹھ کے SHO سلطان محمود محسود سے ہو گئی۔ جس کو میں بچپن سے جانتا ہوں میرے گاؤں کا رہنے والا ہے۔ اس نے مجھے چائے وغیرہ پلائی اور میرے آنے کی وجہ پوچھی تو میں نے اسے بتایا کہ میں مولوی فیض محمد سے ملنے آیا ہوں۔ اس کے بندے ملک آغا ہوٹل پر میرا انتظار کر رہے ہیں۔ اس نے مجھے ملک آغا ہوٹل کا راستہ سمجھایا جو وہاں سے قریب ہی تھا۔ میں پیدل ہی ہوٹل پر پہنچ گیا۔

ہوٹل پہنچ کر شام تک میں نے مولوی فیض محمد کا انتظار کیا۔ مگر کوئی لینے نہ آیا۔ شام کو اس نے فون پر مجھے کہا کہ جس کام کے لیے بلایا تھا۔ وہ ہو گیا ہے۔ آپ کا کراچی آنے کا اجر آپ کو اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔ آپ کی ضرورت نہیں رہی آپ واپس چلے جائیں۔ چنانچہ اسی رات میں واپس DIK روانہ ہو گیا۔

مولوی فیض محمد کا دوبارہ کراچی طلب کرنا

ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچے کے تقریباً ایک ہفتہ بعد مولوی فیض محمد نے مجھے دوبارہ فون کیا اور کہا کہ ہمارا کام بہت خراب ہو گیا ہے۔ پولیس کو ہمارے پورے پلان اور بندوں کا پتہ چل گیا ہے۔ کچھ لوگ پکڑے بھی گئے ہیں۔

ہمارے کچھ اہم بندے اور لُوٹی ہوئی رقم ایک جگہ پھنسی ہوئی ہے۔ لہذا آپ سیف اللہ (اعتزاز شاہ) کو لیکر فوراً کراچی پہنچو۔

اعتزاز عرف سیف اللہ کا ڈیرہ اسمٰعیل کا سفر اور گرفتاری

کچھ دن بعد زین الدین نے مجھ سے رابطہ کر کے بتایا کہ ہم سیف اللہ کو آپ کے پاس ڈیرہ اسمٰعیل خان لیکر آ رہے ہیں۔ جس پر میں نے کہا کہ میرے گھر اسے رکھنے کی جگہ نہ ہے۔ تو اس نے کہا کہ اسے (سیفؔ اللہ) کو میرے چچازاد بھائی ختنان محسود کے گھر لے جانا۔

اگلے دن سیف اللہ نے مجھے بنوں سے فون کیا کہ بنوں پہنچ گیا ہوں۔ اور آپ کی طرف ڈیرہ اسمٰعیل خان روانہ ہو رہا ہوں۔ میں نے اسے آنے سے منع کیا مگر اس نے کہا کہ اب راستے میں ہوں۔ ضرور آؤں گا۔ کچھ دیر بعد اس نے دوبارہ پزو سے فون کیا اور پوچھا کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان آپ سے کہاں ملاقات ہوگی۔ میں نے اسے بتایا کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان سبزی منڈی پہنچ کر مجھ سے رابطہ کر لینا۔ اسی دوران زین الدین نے بھی فون کر کے بتایا تھا کہ ہم اس (سیف اللہ) کے پیچھے آ رہے ہیں۔ تیسری دفعہ سیف اللہ نے ڈیرہ اسمٰعیل خان سے مجھے فون کیا اور ملنے کی جگہ پوچھی جس کو میں نے ملتان روڈ طارق آباد نزد قبرستان آنے کا کہا اور ڈرائیور کو فون پر راستہ سمجھا دیا۔

میں طارق آباد کے علاقہ میں ایک دوکان کے پاس کھڑا سیف اللہ کا انتظار کر رہا تھا کہ اس دوران مجھے دو تین مرتبہ پولیس والوں کا ٹیلیفون آیا انہوں نے پوچھا کہ اعتزاز شاہ نامی لڑکا آپ کو ملنے آیا ہے۔ آپ اسے جانتے ہیں؟ میں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں اس نام کے کسی شخص کو نہ جانتا ہوں۔ کیونکہ مجھے سیف اللہ کا اصل نام اعتزاز شاہ معلوم نہ تھا۔ میں گرفتاری سے پہلے اسے صرف سیف اللہ کے نام سے جانتا تھا۔

کافی دیر انتظار کے بعد یہ گمان کرتے ہوئے کہ زین الدین، سیف اللہ کو ساتھ لے گیا ہوگا۔ میں واپس اپنے گھر چلا گیا۔ تقریباً 2/- بجے رات مقامی پولیس نے چھاپہ مار کر مجھے پکڑ لیا اور تھانہ لے گئے۔ جس کے بعد پولیس نے میرے بتانے پر میرے گھر سے ہینڈ گرینیڈ اور بارود وغیرہ برآمد کر لیا۔

مشتبہ نے ریکارڈ شدہ آواز بیت اللہ محسود کی شناخت کی ہے۔

انکشافات کی تصدیق

ملزم شیر زمان سے کی گئی انٹیروگیشن رپورٹ کے حوالے سے زیر دستخطی نے پشاور سے پتہ براری کرائی جس سے یہ بات سامنے آئی کہ مقدمہ نمبر 628 مورخہ 28.09.2007 بجرم 17(3) حرابہ تھانہ حیات آباد

پشاور میں درج ہے۔ جس میں ملزمان 1۔ رضوان اللہ ولد رفیق دین سکنہ کوٹ سنگر خیل لدھا وزیرستان ۔2۔ گل عجب ولد کبیر خان سکنہ وزیرستان ۔3۔ زین العابدین ولد سودا گل سکنہ گلشن آباد کراچی ۔4۔ قیصر اقبال ولد سید امیر جان سکنہ وزیرستان ۔5۔ شیر ولد نا معلوم سکنہ وزیرستان نے حبیب بینک حیات آباد میں ڈکیتی کی واردات کی۔ جو مسلح کلاشنکوف، پسٹل تھے۔ اور وہ بینک سے کیش، گارڈ کی بندوق اور چار عدد موبائل فون چھین کر لے گئے۔ عبدالباعث خان CIO نے مقدمہ کی تفتیش عمل میں لائی۔ عمر حیات ولد گلستان خان سکنہ وزیرستان مالک آریانہ رینٹ اے کار کے ملازم ذوالفقار ولد سمیع اللہ سکنہ گڑھی کپورہ کا بیان زیر دفعہ 164 ض ف تحریر کیا۔ جس نے مالک عمر حیات کے علاوہ 5 کس متذکرہ بالا کو شامل واردات ہونا تحریر کیا۔

گل حسن آفریدی نام کے آدمی کا خیبر ایجنسی میں واقع علاقہ جمرود سے مخبر خاص کے ذریعے برآمدی کرائی گئی۔ جس نے بتایا کہ اس نام کا آدمی موجود ہے۔ جو کہ منشیات و دیگر اشیاء کا ملک گیر اسمگلنگ کرتا ہے۔ علاوہ ازیں گل حسن آفریدی کے حلیہ وغیرہ کے بارے میں ملزم شیر زمان سے پوچھ گچھ کی گئی۔ جو اس نے درست بتائی۔

ملزم نے مولوی فیض محمد کے کراچی میں کافی مقدار میں پیسے چھیننے کی واردات کا انکشاف کیا۔ جس حوالے سے کراچی سے تصدیق ہوئی کہ واقعتاً کراچی کے علاقہ تھانہ پریڈی سے انہوں نے 15 کروڑ روپے چھینے جس پر مقدمہ نمبر 8 مورخہ 06.01.2008 بجرم 395 ت پ تھانہ پریڈی درج رجسٹر ہوا۔ متذکرہ حقائق سے ملزم کے انکشاف کی تصدیق ہوتی ہے۔

تجزیہ انٹیروگیشن:

شیر زمان، اعتزاز شاہ اور رشید احمد ملزمان کی انٹیروگیشن سے پایا گیا ہے کہ ان کے پاس وقوعہ سے قبل محترمہ بینظیر بھٹو کے قتل کی منصوبہ بندی کے بارے میں اہم معلومات تھیں۔ مگر انہوں نے پولیس یا کسی دیگر سرکاری اہلکار کو اس کے بارے میں جان بوجھ کر آگاہ نہ کیا۔ اس طرح ہر سہ مرتکب جرائم زیر دفعات 11LATA-6/7 ہوئے ہیں۔ جن کے خلاف جرائم زیر دفعات مذکور علیحدہ چالان مکمل مرتب ہوا۔

Mahmood
DSP (HID) Rwp
10-3-2008
(Basharat Mahmood)
Member JIT

Kayani
Tariq Ilyas Kayani
Member JIT Insp
10.03.08

ASHFAQ AHMAD SI